محمد اسرار ابن مدنی

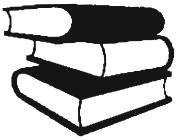

تعارف وتبصرہ کتب

● **مولانا سمیع الحق (حیات و خدمات) .... مولانا عبدالقیوم حقانی**

مصنف کتب کثیرہ، شارح مسلم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں تو موضوع کا حق ادا کرتے ہیں، آپ کا ایک خاص اسلوب نگارش ہے، جس سے مولانا ابوالکلام آزاد کی جرأت اظہار، اور مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی رعنائی تحریر جھلکتی ہے، قرطاس وقلم کی وادی میں آپ نے جس شخصیت کی برکت سے قدم رکھا، اس کتاب کے ذریعہ آج اسی عظیم اقلیم فکر ونظر کے شہسوار کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ حضرت حقانی صاحب کو اپنے استاد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے بے پناہ محبت ہے، اس کا ثبوت حقانی صاحب کی زیر نظر کتاب دو ضخیم جلدوں میں ہے، جو استاد وشاگرد کے درمیان ربط وتعلق کی ایک لازوال داستان ہونے کے علاوہ ایک مرد مجاہد کی کہانی اور ایک عہد کی تاریخ بھی ہے، مولانا حقانی نے مولانا سمیع الحق کی داستان سبق آموز کو اس طرح مرتب کیا ہے کہ مولانا سمیع الحق کی زندگی کے ہر گوشے سے بحث کی ہے، علم وقلم کے اعتبار سے ہو یا ادب وتاریخ کے لحاظ سے، درس وتدریس ہو یا اعلاء کلمۃ الحق، قومی وملی جدوجہد ہو یا سیاسی خدمات، فرق باطلہ کا رد ہو یا عالمی صلیبی اور صیہونی دہشت گردی کا تعاقب، نفاذ شریعت کی کوششیں ہو یا افغان جہاد اور دفاع پاکستان کونسل کی خدمات ....غرض یہ کتاب مولانا سمیع الحق کی تقریباً پون صدی پر مشتمل داستان عزیمت کا ایک دلآویز مجموعہ ہے، مولانا سمیع الحق نے ہر فورم پر اعلاء کلمۃ الحق ڈنکے کی چوٹ پر کی ہے، انکی سرگوشی بھی گونج ہے، آپ بات کو گول مول نہیں کرتے حق بات کہتے ہیں خواہ نتائج کچھ بھی ہوں......

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش		میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

مولانا سمیع الحق کی ذات اور زندگی، خدمات کے حوالے سے مولانا حقانی نے جو کچھ لکھا ہے، اس پر صاحب سوانح سے نہ صرف تائید وتصویب حاصل کی بلکہ ان سے نظر ثانی بھی کرالی، جس سے کتاب کی استناد میں اضافہ ہوگیا اور گویا ایک قسم کی آپ بیتی بن گئی مولانا سمیع الحق کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

''میرے نہایت ہی قابل فخر برادر عزیز ادیب اریب، صدیق حمیم، فاضل اجل مولانا عبدالقیوم حقانی ایداللہ بنصرہ العزیز فی میادین العلم والتحریر جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اساتذہ، اکابر ومشائخ سے محبت و عقیدت کے لحاظ وافر سے نوازا ہے اور اکابر کے احوال ومعارف کی تدوین واشاعت پر ایک تاریخی کام کی

توفیق دی ہے......اب یکا یک ان کے سر میں کیا سودا سمایا کہ وہ ایک حقیر وفقیر، کم سواد طالب علم کی سوانح کے پیچھے پڑ گئے، ہر لحاظ سے علمی اور عملی حدود اربعہ سے تہی دامن شخص اگر مؤلف کتاب کی اس خواہش کو اپنے ساتھ ایک مذاق سمجھ بیٹھا تو اس میں تعجب کیا؟ اس لئے ان کے اصرار کے باوصف کرتا رہا مگر گزشتہ چار پانچ سال سے وہ اسی کام کے پیچھے لگے رہے کہ میں اپنی آپ بیتی لکھوں یا انہیں اجازت دوں کہ یہ خدمت وہ انجام دے سکیں۔''

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ خودعرض مولف میں کتاب کے بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:
''پیش نظر کتاب کا اسلوب سادہ و آسان ہے، اس میں کتنے ہی مقامات ایسے ہیں جہاں آپ کو رکنا پڑے گا، تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں بند کرنی پڑیں گی اور اس تاثر کو دل میں اتارنا ہوگا جو آپ نے اس کتاب کے مطالعہ سے کشید کیا ہے۔ اس کتاب میں مولانا سمیع الحق کی صرف علمی، تدریسی اور سیاسی زندگی ہی بیان نہیں ہوئی بلکہ بعض خالص نجی واقعات بھی آگئے ہیں اور کسی کی عظمت جاننے کا ایک پیمانہ یہ بھی ہے کہ وہ نجی زندگی میں پاکباز ہو۔'' ممکن نہیں کہ تم سے زمانہ نہ ہو بے نیاز تم ہو جہاں میں گوہر نایاب کی طرح

کتاب کا اکثر مواد تاریخی اعتبار سے قابلِ لحاظ ہے، مؤلف اس نوع کی کتابیں لکھنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور بقول مولانا سمیع الحق: ''تصنیف و تالیف کا کام اس کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ کسی کو کن کا جوئے شیر لانے سے بھی مشکل ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا حقانی کے لئے یہ کام ایسا سہل اور موم بنا دیا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے آہن وفولاد کہ جیسے چاہا اسی سانچہ میں ڈھال دیا۔''

کتاب پر تبصرہ لکھنا احقر جیسے کم فہم و کم مایہ، کم علم کے لئے نہایت مشکل ہے اس کتاب پر تبصرہ لکھنے کے لئے تو سید سلمان ندویؒ، ماہر القادری، طالب ہاشمی حکیم محمد سعید اور مفتی محمد تقی عثمانی وغیرہم کا قلم چاہیے، احقر تو بس خریداران یوسف میں نام شامل کرنے کی غرض سے لکھتے ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی کی تمام تصنیفات و تالیفات بالخصوص سفیر امن مولانا سمیع الحق کی حیات و خدمات پر فرانس بیکن (1561-1626) کا قول صادق آتا ہے۔ ''کچھ کتابیں چکھنے کیلئے ہوتی ہیں۔ بعض حلق سے اتارنے کے لائق اور معدودے چند چبانے اور ہضم کرنے کیلئے ہوتی ہیں۔''

اسکی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''گویا کچھ کتابیں صرف جزوی طور پر پڑھنے کیلئے ہوتی ہیں۔ اور کچھ دوسری کتابیں پڑھنے کیلئے تو ہوتی ہیں مگر انہماک سے نہیں اور معدودے چند محنت اور توجہ کیساتھ کاملاً پڑھنے کیلئے ہوتی ہیں۔'' حضرت حقانی صاحب کی یہ کتاب معدودے چند کی زمرہ میں آتی ہے۔ کتاب منگوانے کیلئے پتہ نوٹ فرمائیں: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ (مبصر: مولانا حبیب اللہ حقانی)